ملفوظات
مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کنز الایمان۔ فتاویٰ رضویہ۔ احکام شریعت۔ حدائق بخشش۔ الامن والعلیٰ۔
شمع شبستانِ رضا، جیسی شاہکار کتابوں کے مصنف
مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی شاہکار تصنیف

مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ

ناشران
بک کارنر پرنٹرز پبلشرز مین بازار جہلم
فون نمبر دوکان: 624306 فون نمبر رہائش: 614977
ای میل: Bookcornerjm@yahoo.co.in

نام کتاب .... ملفوظات

مصنف .... مولانا احمد رضا خان بریلویؒ

سرورق .... امر شاہد

مطبع .... فرینڈز پرنٹرز، جہلم

ہدیہ .... -/[illegible] روپے

ملنے کا پتہ

کتب خانہ شانِ اسلام، اُردو بازار لاہور

مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر اُردو بازار لاہور

شبیر برادرز، اُردو بازار لاہور

علم و عرفان پبلشرز، اُردو بازار لاہور

خزینہ علم واَدب، اُردو بازار لاہور

رحمٰن بک ہاؤس، اُردو بازار کراچی

ضیاء الدین پبلی کیشنز، نزد شہید مسجد کھارادر کراچی

ادارۃ الانور، جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

مکتبہ خدیجۃ الکبریٰ، شاہ زیب ٹیرس (کتاب مارکیٹ) اُردو بازار کراچی

جائے تو شیطان بہکادے گا کہ یہ اس کے پاس بیٹھنے سے ہوگیا ہے۔ اگر نہ بیٹھتا تو ہوتا۔ تقدیر الٰہی کو بھول جائے گا۔

عرض: پھر طاعون سے بھاگنے کی ممانعت کیوں۔

ارشاد: اس کے لئے حدیث میں صاف ارشاد ہے:

الفارّ من الطّاعون کالفارّ من الزّحف

طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہی ہے جیسا جہاد میں کفار کو پیٹھ دے کر بھاگنے والا۔

اس پر بھی ارشاد ہوا کہ جہاں طاعون ہو وہاں بلاضرورت نہ جاؤ۔

سماع موتٰے کی بحث

عرض: ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انکار سماع موتٰے سے رجوع ثابت ہے یا نہیں۔

ارشاد: نہیں۔ وہ جو فرمارہی ہیں حق فرمارہی ہیں وہ مردوں کے سننے کا انکار فرماتی ہیں مردے کون ہیں جسم، روح مردہ نہیں اور بے شک جسم نہیں سنتا سنتی روح ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ جب ام المومنین کے حضور میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث بیان کی گئی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ما انتم باسمع منھم تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں۔ ام المومنین نے فرمایا اللہ رحم فرمائے امیر المومنین پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں ارشاد فرمایا بلکہ انھم لیعلمون بے شک وہ جانتے ہیں امیر المومنین کو سہو ہوا۔ انھوں نے فرمایا ما انتم باسمع منھم تو خود ام المومنین مردوں کے علم کا اقرار فرماتی ہیں۔ سماع سے بے شک انکار۔ فرماتی ہیں اور بھی اس کے ان معنوں سے جو عرف میں شائع ہیں۔ سماع کے عرفی معنی ان آلات کے ذریعہ سے سننا اور یہ یقیناً بعد مرنے کے روح کے لئے نہیں روح کو جسم مثالی دیا جاتا ہے اس جسم کے کانوں سے سنتی ہے پھر ام المومنین کا ان آیتوں سے استدلال اور بھی اس کو ظاہر کررہا ہے: انک لا تسمع الموتیٰ اور و

۱۔ طاعون سے بھاگنا حرام ہے۔

۲۔ مردوں کا سننا

انت بمسمع من فی القبور۔ موتے کون ہیں اجسام قبور میں کون ہیں۔ وہی اجسام تو پھر اجسام ہی کے سننے سے انکار ہوا اور وہ یقیناً حق ہے (پھر فرمایا) خود ام المومنین کا طرز عمل سماع موتی کو ثابت کر رہا ہے۔ فرماتی ہیں کہ جب حضور اقدس ﷺ میرے حجرہ میں دفن ہوئے۔ میں بغیر چادر اوڑھے ہوئے بے حجاب نہ حاضر ہوتی اور کہتی انما ھو زوجی میرے شوہر ہی تو ہیں پھر میرے باپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن ہوئے جب بھی میں بغیر احتیاط کے چلی جاتی اور کہتی انما ھو زوجی و ابی میرے شوہر اور باپ ہی تو ہیں پھر جب عمر دفن ہوئے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تو میں نہایت احتیاط کے ساتھ چادر سے لپٹی ہوئی حاضر ہوتی اس طرح کہ کوئی عضو کھلا نہ رہے۔ حیاء من عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ عمر کی شرم سے۔ تو اگر ارواح کا سمع و بصر نہ مانتیں تو پھر حیا عمر کے کیا معنی۔

(پھر فرمایا) تین باتوں میں ام المومنین کا خلاف مشہور ہے اور ان تینوں میں غلط فہمی ایک[1] تو یہی سماع موتے کہ وہ سماع عرفی کا جسموں کے واسطے انکار فرماتی ہیں اور اس کو غلط فہمی سے ارواح کے سماع حقیقی پر محمول کیا جاتا ہے۔

دوسرے[2] معراج جسدی کے بارہ میں انکار مشہور ہے کہ ام المومنین فرماتی ہے ما فقدت جسد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جسد اقدس میرے پاس سے کہیں نہیں گیا۔ حالانکہ آپ معراج منامی کے بارہ میں فرما رہی ہیں جو مدینہ منورہ میں ہوئی اور وہ معراج تو مکہ معظمہ میں ہوئی اس وقت ام المومنین خدمت اقدس میں حاضر بھی نہ تھیں بلکہ نکاح سے بھی مشرف نہ ہوئی تھیں اسے اس پر محمول کرنا سراسر غلط فہمی ہے۔

تیسرے[3] علم مافی الغد کے بارہ میں ام المومنین کا قول ہے کہ جو یہ کہے کہ حضور کو علم مافی الغد تھا وہ جھوٹا ہے۔ اس سے مطلق علم کا انکار نکالنا محض جہالت ہے علم جب کہ مطلق بولا جائے۔ خصوصاً جب کہ غیب کی طرف مضاف ہو تو اس سے مراد علم ذاتی ہوتا ہے۔

---

[1] سماع موتی میں حضرت عائشہ کس سماع کا انکار فرماتی ہیں۔

[2] حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کس معراج سے انکار فرماتی ہیں۔

[3] علم مافی الغد کے بارے میں حضرت عائشہ کس علم کا انکار فرماتی ہیں۔

اس کی تصریح حاشیہ کشاف میں میر سید شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کر دی ہے اور یہ یقیناً حق ہے کہ کوئی شخص کسی مخلوق کے لئے ایک ذرہ کا بھی علم ذاتی مانے یقیناً کافر ہے۔

عرض: ولقدراٰہ نزلۃً اخریٰ o عند سدرۃ المنتھی میں عند کس سے ظرف ہے۔

ارشاد: راٰہ کی ضمیر فاعل سے اور جن لوگوں نے اس سے مراد رویت جبریل لی ہے وہ راٰہ کی ضمیر مفعول سے مانتے ہیں (پھر فرمایا) بعض اس پوری صورت کو جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق مانتے ہیں اور واضح وارجع اور نظم قرآنی سے وافق وہی ہے جو جمہور صحابہ کرام و تابعین عظام و آئمہ اعلام کا مذہب ہے کہ یہ تمام ضمیریں رب العزت جل جلالہ کی طرف راجع ارشاد ہوتا ہے:

فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ۔

ظاہریت چاہتی ہے اس بات کو کہ یہ ضمیریں اللہ کی طرف راجع ہوں ورنہ اختلاط ہو جائے گا کہ اوحیٰ کی ضمیریں دونوں جگہ جبریل کی طرف راجع ہوں گی۔ اور عبدہٖ کی ضمیر بیچ میں اللہ کی طرف پھر آگے معبودان باطل کا مقابلہ فرمایا جاتا ہے افرءیتم اللّٰت و العزّٰی o ومنوۃ الثالثۃ الاخریٰ o الی قولہ تعالیٰ ان ھی الا اسماءٌ سمیتموھا انتم و اٰباؤکم ما انزل اللّٰہ بھا من سلطٰن ط ان یتبعون الا الظن کیا تم نے دیکھا ہے لات وعزیٰ و منات کو وہ تو نہیں۔ مگر کچھ نام کہ تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لئے۔ اللہ نے اس پر کوئی دلیل نہیں اتاری، وہم کی پیروی کرتے ہو تو فرمایا جاتا ہے کہ تم اپنے معبودوں کو بغیر دیکھے پوجتے ہو اور یہ اپنے رب کو دیکھ کر عبادت کرتے ہیں۔ (پھر فرمایا) حضور اقدس ﷺ کا اس میں کیا کمال کہ جبرئیل کو دیکھ لیں۔ جبرئیل کا کمال ہے حضور اقدس ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوں۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ضمائر کو جبریل کی طرف پھیرا کرتے ایک مرتبہ خلوت میں لیٹے ہوئے تھے: ایک صاحب نے پوچھا: ھل راٰی محمدٌ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ربہٗ۔ کیا حضور اقدس نے اپنے رب کو دیکھا۔ یہ سنتے ہی اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے راٰہ راٰہ حتیٰ انقطع نفسہ۔ حضور نے اپنے رب کو دیکھا دیکھا فرماتے رہے، یہاں تک کہ سانس ختم ہو گئی۔ اس وقت کے عوام کے ذہن میں یہ مسئلہ نہیں آ سکتا تھا۔ اس لئے عوام میں اس کے معنی وہ فرماتے تھے اور جب خلوت میں پوچھا تو چونکہ کوئی اندیشہ نہ تھا اس لئے صاف صاف فرما دیا۔

اس کی تصریح حاشیہ کشاف میں میر سید شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کر دی ہے اور یہ یقیناً حق ہے کہ کوئی شخص کسی مخلوق کے لئے ایک ذرہ کا بھی علم ذاتی مانے یقیناً کافر ہے۔

عرض: ولقد راٰہ نزلۃ اخریٰ ٥ عند سدرۃ المنتھی میں عند کس سے ظرف ہے۔

ارشاد: راٰہ کی ضمیر فاعل سے اور جن لوگوں نے اس سے مراد رویت جبریل لی ہے وہ راٰہ کی ضمیر مفعول سے مانتے ہیں (پھر فرمایا) بعض اس پوری صورت کو جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق مانتے ہیں اور واضح وارجع اور نظم قرآنی سے واقف وہی ہے جو جمہور صحابہ کرام وتابعین عظام و آئمہ اعلام کا مذہب ہے کہ یہ تمام ضمیریں رب العزت جل جلالہ کی طرف راجع ارشاد ہوتا ہے:

فاوحی الیٰ عبدہٖ ما اوحی۔

ظاہریت چاہتی ہے اس بات کو کہ یہ ضمیریں اللہ کی طرف راجع ہوں ورنہ اختلاط ہو جائے گا کہ اوحیٰ کی ضمیریں دونوں جگہ جبریل کی طرف راجع ہوں گی۔ اور عبدہٖ کی ضمیر بیچ میں اللہ کی طرف پھر آگے معبودان باطل کا مقابلہ فرمایا جاتا ہے افرءیتم اللّٰت و العزّٰی ٥ ومنٰوۃ الثالثۃ الاخریٰ ٥ الی قولہ تعالیٰ ان ھی الا اسماء سمیتموھا انتم و اباؤکم ما انزل اللہ بھا من سلطٰن ط ان یتبعون الا الظن کیا تم نے دیکھا ہے لات وعزیٰ و منات کو وہ تو نہیں۔ مگر کچھ نام کہ تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لئے۔ اللہ نے اس پر کوئی دلیل نہیں اتاری، وہم کی پیروی کرتے ہو تو فرمایا جاتا ہے کہ تم اپنے معبودوں کو بغیر دیکھے پوجتے ہو اور یہ اپنے رب کو دیکھ کر عبادت کرتے ہیں۔ (پھر فرمایا) حضور اقدس ﷺ کا اس میں کیا کمال کہ جبرئیل کو دیکھ لیں۔ جبرئیل کا کمال ہے حضور اقدس ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوں۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ضمائر کو جبریل کی طرف پھیرا کرتے ایک مرتبہ خلوت میں لیٹے ہوئے تھے: ایک صاحب نے پوچھا: ھل رایٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ربہ۔ کیا حضور اقدس نے اپنے رب کو دیکھا۔ یہ سنتے ہی اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے راٰہ راٰہ حتیٰ انقطع نفسہ۔ حضور نے اپنے رب کو دیکھا دیکھا فرماتے رہے، یہاں تک کہ سانس ختم ہو گئی۔ اس وقت کے عوام کے ذہن میں یہ مسئلہ نہیں آسکتا تھا۔ اس لئے عوام میں اس کے معنی وہ فرماتے تھے اور جب خلوت میں پوچھا تو چونکہ کوئی اندیشہ نہ تھا اس لئے صاف صاف فرما دیا۔